أردو
٤

منهج الفقه

(المستوى الرابع)

فقہ۔۴

اعداد: عبدالہادی عبدالخالق مدنی

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في الأحساء

تحت إشراف وزارة الشئون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

شعبۂ اردو۔احساءاسلامک سینٹر

پوسٹ بکس نمبر: ۲۰۲۲۔ہفوف۔الاحساء۔۳۱۹۸۲۔ٹیلیفون:۲۳۶۔۰۵۸۶۶۶۷۲

AL-AHSA ISLAMIC CENTER

P.O. BOX 2022, **HOFUF, AL-AHSA,** 31982

کورس کا تفصیلی خاکہ

اسباق[1]	مضامین	صفحہ
۱	زکاۃ کے مصارف	
۲	کن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز نہیں؟	
۳	نکاح کی اہمیت اور اس کے صحیح ہونے کی شرطیں	
۴	مہر اور ولیمہ	
۵	طلاق	
۶	عدت	
۷	عقیقہ	
۸	اسلامی سزائیں	
۹	حدود اور اس کے جرائم	
۱۰	حجاب	
۱۱	اجنبی عورتوں کو دیکھنے کی حرمت	
۱۲	اکل حرام اور اس کی خطرناکی	

[1] اس کتاب کے مضامین کی تقسیم سولہ دنوں پر کی گئی ہے۔ ہر دن پینتالیس منٹ درکار ہے۔ کیونکہ احساء اسلامک سینٹر ہفوف میں اسی طریقہ کار کے مطابق تعلیم کا بندوبست ہے۔ مشقی کارگاہ میں اس کی تدریس کے لئے بارہ گھنٹے مطلوب ہیں۔ اس کتاب سے استفادہ کے خواہش مند افراد یا ادارے اپنے پاس مہیا وقت کے لحاظ سے موضوعات کی نئی تقسیم کر سکتے ہیں بشرطیکہ متعینہ علمی مشمولات اور تسلسل کی پابندی کریں۔

سبق(۱)

زکاۃ کے مصارف

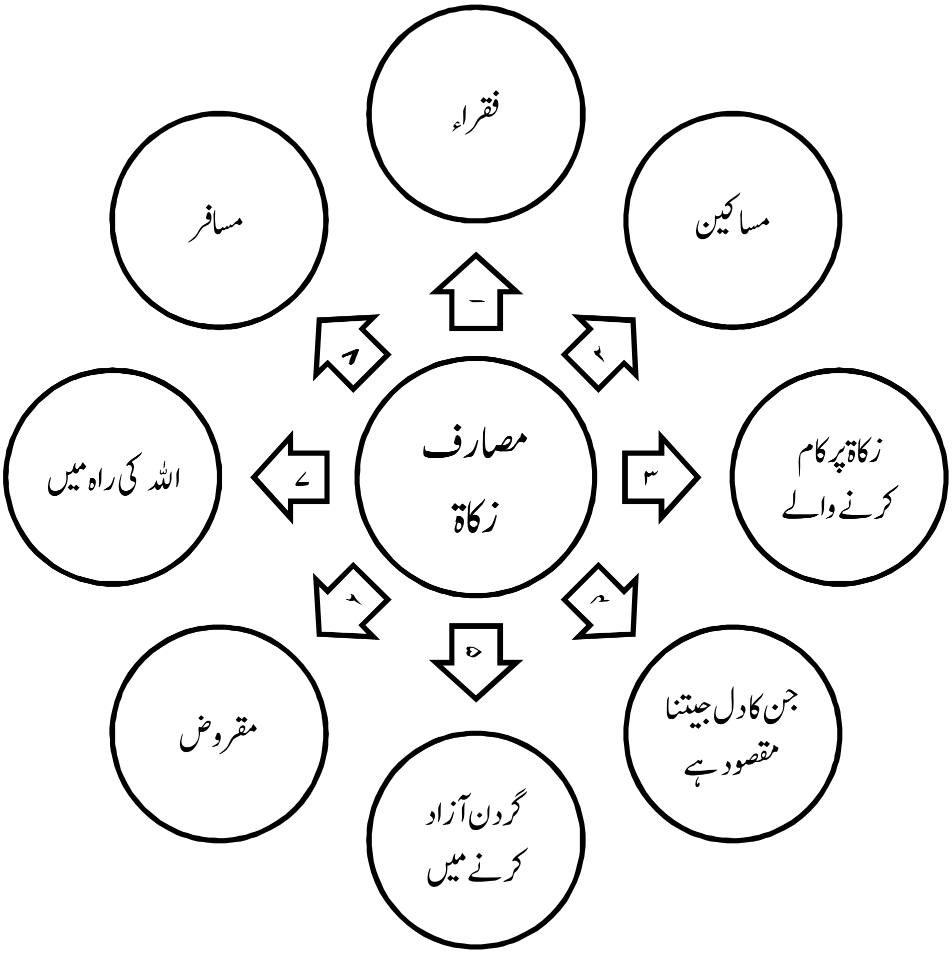

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّمَا ٱلصَّدَقَٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَٱلۡمَسَٰكِينِ وَٱلۡعَٰمِلِينَ عَلَيۡهَا وَٱلۡمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمۡ وَفِي ٱلرِّقَابِ وَٱلۡغَٰرِمِينَ وَفِي سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱبۡنِ ٱلسَّبِيلِۖ فَرِيضَةٗ مِّنَ ٱللَّهِۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٞ ﴿٦٠﴾﴾ التوبۃ: ۶۰ (صدقے صرف فقیروں کے لئے اور مسکینوں کے لئے اور ان کے وصول کرنے والوں کے لئے اور ان کے لئے جن کے دل جیتنا مقصود ہو، اور گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے لئے اور اللہ کی راہ میں اور راہرو مسافروں کیلئے، فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ علم وحکمت والا ہے)۔

تفصیلی وضاحت کے لئے اگلے صفحہ میں دیا گیا خاکہ ملاحظہ ہو۔

زکاۃ کے مستحق افراد کی وضاحت کے لئے ایک خاکہ

شمار	مستحق افراد	وضاحت
1	فقراء	جنھیں اپنی کفایت بھر نہیں ملتا یا وہ لوگ جن کی آمدنی ضرورت کے نصف سے بھی کم ہوتی ہے۔
2	مساکین	جنھیں اپنی ضرورت کا آدھا یا آدھے سے زیادہ مہیا ہوتا ہے
3	زکاۃ وصول کرنے والے	جن کو سلطنت کا حاکم عام زکاۃ کی وصولی وغیرہ کاموں پر مامور کرتا ہے
4	جن کے دل جیتنا مقصود ہو	جن کے اسلام کی امید ہو یا مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ کرنا ہو یا ان کے دلوں میں ایمان مضبوط کرنا ہو یا ان سے مسلمانوں کے دفاع کی امید ہو
5	گردن چھڑانے میں	غلاموں کی آزادی اور مسلمان قیدیوں کی آزادی
6	قرض دار	جن کے اوپر قرض ہے خواہ اپنی ضرورت کی خاطر یا مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کروانے کی خاطر
7	اللہ کی راہ میں	اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور اللہ کے گھر کو حج کے لئے جانے والے
8	راہر و مسافر	جو اپنے شہر پہنچنے سے پہلے راہ ہی میں ضرورت مند ہو گیا ہو

مسئلہ برائے غور:

کیا زکاۃ کے مستحق افراد کی تمام قسموں میں زکاۃ کی تقسیم ضروری ہے یا کسی ایک قسم کے لوگوں کو زکاۃ دے دینا کافی ہے؟

سبق(۲)

کن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز نہیں؟

مندرجہ ذیل سات قسم کے لوگوں کو زکاۃ دینا جائز نہیں:

1. دولت مند۔
2. کمانے کے لائق طاقتور۔
3. آل محمد ﷺ.
4. والدین خواہ کتنے ہی اوپر کے ہوں۔
5. اولاد خواہ کتنے ہی نیچے کے ہوں۔
6. جن کا نان نفقہ دینا ضروری ہے جیسے بیوی وغیرہ۔
7. کافر.

مسئلہ برائے غور:

⊙ آل محمد ﷺ پر زکاۃ کے حرام ہونے میں کیا حکمت ہے؟

سبق(۳)

نکاح کی اہمیت
اوراس کے صحیح ہونے کی شرطیں

نکاح کی اہمیت:

نکاح سنت انبیاء ہے، اللہ اوراس کے رسول ﷺ نے اس کی ترغیب دی ہے، نکاح میں بہت سے ضروری، کمالی، دینی اور دنیوی فوائد ہیں۔

نکاح کے لئے ایسی عورتوں کا انتخاب کرنا چاہئے جو پاکیزہ ہوں، دیندار ہوں، باادب ہوں، شریف خاندان کی ہوں، اگران اہم خوبیوں کے ساتھ ساتھ حسن وجمال بھی مل جائے تو یہ سب سے بہتر ہے۔

بنابریں مناسب یہ ہے کہ نکاح کا پیغام دینے سے پہلے اس عورت کو دیکھ لے جس سے نکاح کرنا چاہتا ہے، یا کوئی معتمد آدمی اسے خبر دے تاکہ اپنے معاملہ میں اسے بصیرت حاصل ہو۔ واضح رہے کہ کسی کے پیغام نکاح پر پیغام دینا حلال نہیں ہے یہاں تک کہ وہ اجازت دے دے یا انکار کردے۔

مسائل برائے غور:

- وہ کون سی عبادت ہے جس کی طرف نکاح کی طاقت نہ رکھنے والے کی نبی ﷺ نے رہنمائی کی ہے؟
- طاقت کے باوجود شادی نہ کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟
- نکاح متعہ کسے کہتے ہیں؟اور شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

صحت نکاح کی شرطیں

صحت نکاح کی چار شرطیں ہیں:

۱. دولہااور دولہن کی تعیین۔اشارہ سے یانام لینے سے یاکوئی ایساوصف بیان کرنے سے ان کی تعیین ہوسکتی ہے جس کے ذریعے غیروں سے ان کی تمیز ہوجائے۔

۲. دونوں جوڑوں کاایک دوسرے سے راضی ہونا۔رسول اللہ ﷺ کاارشادہے: بیوہ کانکاح نہیں کیاجائے گایہاں تک کہ اس سے پوچھ لیاجائے،اور باکرہ کانکاح نہیں کیاجائے گا یہاں تک کہ اس سے اجازت لے لی جائے۔(متفق علیہ)

۳. عورت کاعقد نکاح اس کا سرپرست کرے۔نبی ﷺ کاارشادہے: ولی کے بغیر نکاح نہیں(رواہ الخمسۃ الا النسائی)

۴. عقد نکاح پر دوعادل گواہ ہوں، نبی ﷺ کافرمان ہے: ولی اور دوعادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں(اسے ابن حبان، طبرانی، بیہقی،اور دارقطنی نے روایت کیاہے،امام ترمذی کہتے ہیں: نبی ﷺ کے صحابہ اوران کے بعد تابعین وغیرہ اہل علم کے نزدیک اسی حدیث کے مطابق عمل ہے،ان کا کہناہے: گواہوں کے بغیر نکاح نہیں۔)

مسائل برائے غور:

- کیاباپ اپنی بیٹی کوایسے شخص سے نکاح پر مجبور کوسکتاہے جس سے وہ نکاح کرنانہیں چاہتی؟
- کیابیٹے کوایک ایسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے جسے وہ نہیں چاہتا باپ کی بات ماننا ضروری ہے؟
- کیاحالت حیض میں عقد نکاح درست ہے؟

سبق (۴)

مہر اور ولیمہ

مہر:

مہر اس بات کی نشانی ہے کہ شوہر کو بیوی سے دلچسپی ہے، وہ ایک ایسا عوض ہے جس کا ذکر عقد نکاح میں یا اس کے بعد ہوتا ہے۔

مہر کی مشروعیت:

مہر کی ادائیگی واجب ہے، قرآن وحدیث میں اس کا حکم ہے۔

1) اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَءَاتُواْ ٱلنِّسَآءَ صَدُقَٰتِهِنَّ نِحۡلَةٗۚ فَإِن طِبۡنَ لَكُمۡ عَن شَيۡءٖ مِّنۡهُ نَفۡسٗا فَكُلُوهُ هَنِيٓـٔٗا مَّرِيٓـٔٗا ﴾ النساء: ۴ [اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دے دو ،ہاں اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھاؤ پیو]۔

2) نبی اکرم ﷺ کسی نکاح کو مہر سے خالی نہ چھوڑتے تھے۔

3) آپ ﷺ نے ایک صحابی سے مہر دینے کے بارے میں فرمایا: تلاش کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی۔ (بخاری)

مسنون یہ ہے کہ مہر ہلکا ہو کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ بابرکت عورت وہ ہے جس کے اخراجات سب سے آسان ہوں۔ (اسے احمد، بیہقی اور حاکم وغیرہ نے روایت کیا ہے)

مسائل برائے غور:

- مہر کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کیا مقدار ہے؟
- کیا مہر کی تعیین کئے بغیر نکاح درست ہے؟
- مہر کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

مہر کی مشروعیت کی حکمت:

مہر کی مشروعیت میں حکمت یہ ہے کہ ایک تو وہ لذت اٹھانے کا عوض ہے دوسرے اس میں بیوی کے جانب کی تقویت ہے نیز شوہر کے نزدیک بیوی کے درجہ کا احترام ہے۔

مہر کی تعیین کا وقت:

عقد نکاح ہی میں مہر کا ذکر کرنا اور اسے متعین کرنا مستحب ہوتا کہ آئندہ اختلاف نہ ہو البتہ عقد کے بعد بھی مہر کا ذکر اور اور اس کی تعیین جائز ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ لَّا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ إِن طَلَّقۡتُمُ ٱلنِّسَآءَ مَا لَمۡ تَمَسُّوهُنَّ أَوۡ تَفۡرِضُواْ لَهُنَّ فَرِيضَةً ﴾البقرة: ٢٣٦ [اگر تم عورتوں کو بغیر ہاتھ لگائے اور بغیر مہر مقرر کئے طلاق دے دو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں]۔

ولیمہ

ولیمۂ نکاح کے سنت ہونے پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے کیونکہ نبی ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات زینب وصفیہ و میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہن کا ولیمہ کیا ہے۔

بعض علماء نے ولیمہ کو واجب قرار دیا ہے اور ان کی دلیل مندرجہ ذیل ہے:

1) کیونکہ نبی ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے، عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے جب نبی ﷺ کو اپنی شادی کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی سہی۔ (متفق علیہ)

2) ولیمہ کی دعوت قبول کرنا فرض ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جب کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اس میں ضرور آئے، اور جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (یہ حدیث بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے)

سبق(۵)

طلاق

طلاق کی مشروعیت:

طلاق اسلامی شریعت میں مباح ہے اور بالخصوص جب اس کی ضرورت ہو، اگر اس کی ضرورت نہ ہو تو شوہر کو اپنی بیوی پر صبر کرنا چاہیئے بالخصوص اگر اس سے اس کی اولاد بھی ہو تو اس حالت میں اس پر صبر کرنے میں دین و دنیا کی بہت ساری بھلائیاں اور نیک انجام ہے۔

طلاق کی مشروعیت کے دلائل:

1) اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ ٱلطَّلَٰقُ مَرَّتَانِ ﴾ البقرة: ٢٢٩ [یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں]۔

2) نیز ارشاد ہے: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا طَلَّقۡتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ ﴾ الطلاق: ١ [اے نبی! (اپنی امت سے کہو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انھیں طلاق دو]۔

3) نبی ﷺ نے فرمایا ہے: طلاق کا مالک وہ ہے جس نے پنڈلی پکڑی ہے (ابن ماجہ، دارقطنی) اور دیگر بہت سی احادیث ہیں۔

طلاق کی حکمت:

طلاق کی حکمت واضح ہے، یہ اس عظیم دین اسلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی ہے۔ بوقت ضرورت اس میں ازدواجی زندگی کی مشکلات کا حل موجود ہے۔

اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿ فَإِمۡسَاكُۢ بِمَعۡرُوفٍ أَوۡ تَسۡرِيحُۢ بِإِحۡسَٰنٖ ﴾ البقرة: ٢٢٩ [پھر یا تو اچھائی سے روکنا یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے]۔

نیز فرمایا: ﴿ وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغۡنِ ٱللَّهُ كُلّٗا مِّن سَعَتِهِۦۚ وَكَانَ ٱللَّهُ وَٰسِعًا حَكِيمٗا ﴾ النساء: ١٣٠ [اور اگر میاں بیوی جدا ہو جائیں تو اللہ تعالی اپنی وسعت سے ہر ایک کو بے نیاز کر دے گا، اللہ تعالی وسعت والا حکمت والا ہے]۔

جب زوجیت میں باقی رہنے میں کوئی مصلحت نہ ہو یا مرد کے ساتھ باقی رہنے میں بیوی

کو ضرر ہو رہا ہو یا ان میں سے کوئی ایک بداخلاق ہو اور دین کے معاملے میں استقامت سے باہر اور منحرف ہو، ایسی حالت میں طلاق کے اندر گنجائش اور مشکلات کا حل ہے۔

طلاق سے روکنے والی سوسائٹیاں بہت سارے مفاسد، بگاڑ، خودکشیوں اور خاندانی تباہی میں مبتلا ہیں۔ اسلام وہ عظیم دین ہے جس نے طلاق کو جائز قرار دیا ہے اور اس کے ایسے اصول وضوابط بنائے ہیں جن سے مصلحت پوری ہوتی اور برائیاں دور ہوتی ہیں، یہی معاملہ اسلام کے تمام قوانین کا ہے کہ وہ دنیاوی واخروی مصلحتوں پر مشتمل ہیں، چنانچہ ہم اللہ کے فضل واحسان پر اس کے بے انتہا شکر گذار ہیں۔

(طلاق کے مسائل کو بہ آسانی سمجھنے کے لئے اگلے صفحہ میں دیا گیا نقشہ ملاحظہ فرمائیں)

طلاق

- اپنی مشروعیت کے اعتبار سے
  - سنی
    - جس طہر میں جماع نہ کیا ہو
    - طہر کی حالت میں
    - ایک طلاق
  - بدعی
    - جس طہر میں جماع کیا ہو
    - حیض کی حالت میں
    - ایک سے زیادہ طلاقیں
- اپنے اثر کے اعتبار سے
  - رجعی
    - اس کا حکم
      - شوہر کو عقد کے بغیر رجوع کرنے کا حق ہوتا ہے
    - اس کے صحیح ہونے کی شرطیں
      - عدت کے اندر رجوع کر لیا جائے
      - طلاق تین عدد سے کم ہو
      - طلاق عوض کے بغیر ہو
      - مطلقہ مدخول بہا ہو
  - بائن
    - کبریٰ
      - اس کا حکم
        - نکاح جدید کے بغیر شوہر کے لئے حلال نہیں نیز اس کے بعد کہ
          - دوسرے شوہر سے نکاح کرے
          - اس سے ہمبستری کرے
          - حلالہ کا ارادہ نہ ہو
      - اس کے حالات
        - اس طلاق سے تین طلاق مکمل ہو جاتی ہو
    - صغریٰ
      - اس کا حکم
        - نکاح جدید کے بغیر شوہر کے لئے حلال نہیں
      - اس کے حالات
        - مطلقہ مدخول بہا نہ ہو
        - طلاق عوض کے ساتھ ہو
        - طلاق تین عدد سے کم ہو اور عدت ختم ہو چکی ہو

سبق(۶)

عدت

عدت عدد اور شمار سے ماخوذ ہے۔

اصطلاح میں عدت شریعت کی جانب سے متعین اس مدت کو کہتے ہیں جس میں عورت اپنے شوہر کی وفات یا اس کی جانب سے طلاق دیئے جانے کے بعد انتظار کرے گی اور نیا نکاح کرنے سے رکی رہے گی۔

عدت

- طلاق کی
  - مدخول بہا ہو
    - حائضہ ہو
      - تین حیض
    - حائضہ نہ ہو
      - تین مہینے
    - حاملہ ہو
      - وضع حمل
  - غیر مدخول بہا ہو
    - کوئی عدت نہیں
- وفات کی
  - حاملہ ہو
    - وضع حمل
  - حاملہ نہ ہو
    - چار مہینے دس دن

سبق(۷)

عقیقہ

عقیقہ کی تعریف:

بچے کی پیدائش پر اس کی طرف سے جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اسے عقیقہ کہتے ہیں،

عقیقہ کا شرعی حکم:

عقیقہ سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچہ کے ساتھ عقیقہ ہے، اس کی طرف سے خون بہاؤ، اور اس کی گندگی دور کرو۔(بخاری) نیز ارشاد ہے: بچہ کی طرف سے دو مساوی بکریاں ہیں، اور بچی کی طرف سے ایک بکری۔(ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ) نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کا عمل بھی اسی کے مطابق ہے۔

عقیقہ کی حکمت:

عقیقہ کی مشروعیت میں شاید حکمت یہ ہے کہ بچہ کی نعمت پر اللہ عزوجل کے شکر کا اظہار کرتے ہوئے عقیقہ کیا جائے اور اس عقیقہ کے ذریعہ اہل وعیال کے لئے گوشت کی فراوانی کرے اور پڑوسیوں اور محتاجوں میں تقسیم کرے۔

عقیقہ کا طریقہ اور وقت:

بچہ کا عقیقہ دو بکریاں اور بچی کا عقیقہ ایک بکری ہے، اس کی دلیل مذکورہ حدیث ہے، عقیقہ ساتویں دن ذبح کیا جائے گا کیونکہ سنت سے یہی ثابت ہے۔ ورنہ چودھویں دن یا پھر اکیسویں دن، لیکن اگر ان متعینہ دنوں میں میسر نہ ہوسکے تو کسی دن بھی عقیقہ کیا جاسکتا ہے کیونکہ جس وقت بھی عقیقہ ذبح کیا جائے شکر الٰہی کا مقصد پورا ہو جائے گا۔

سبق(۸)

اسلامی سزائیں

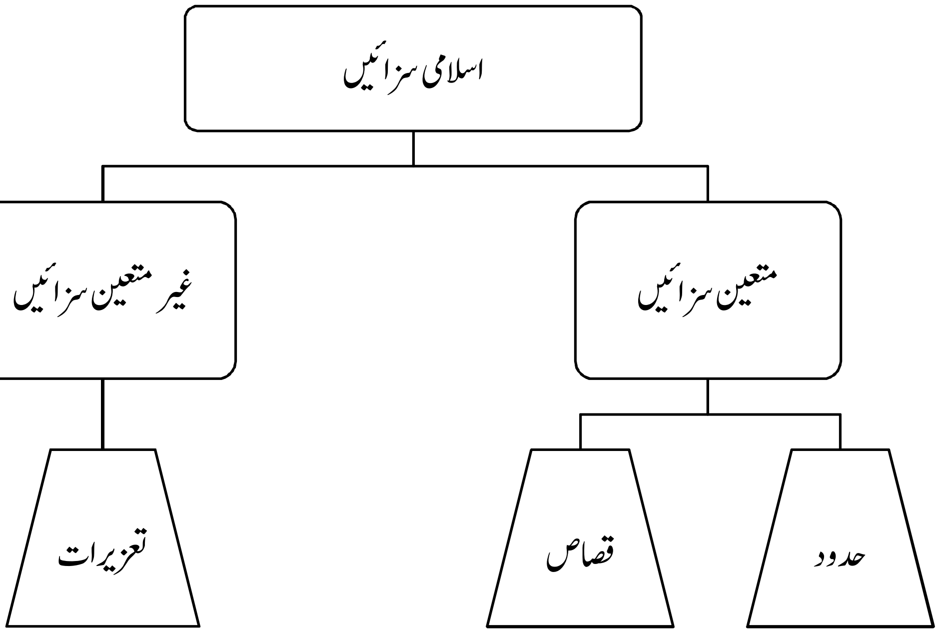

اسلامی شریعت میں سزاؤں کی دو قسمیں ہیں:

① **متعین سزائیں**، جن کی تحدید کتاب و سنت اور اجماع میں وارد ہے۔ اس قسم میں سزاؤں کی دو قسمیں داخل ہیں:

الف۔ حدود کی سزائیں۔ یہ وہ سزائیں ہیں جو زنا، تہمت، شراب نوشی، چوری، ڈکیتی، ارتداد اور سرکشی کے جرائم پر مقرر ہیں۔

ب۔ قصاص کی سزائیں۔ یہ وہ سزائیں ہیں جو کسی انسان کے جسم و جان پر زیادتی مثلاً قتل وغیرہ کے جرائم کی سزاؤں کے طور پر مشروع ہیں۔

② **غیر متعین سزائیں**، یہ وہ سزائیں ہیں جن کی مقدار یا کیفیت کی تعیین میں کوئی شرعی نص وارد نہیں ہے اور اس کی تعیین مسلمانوں کے حکام کو سونپ دی گئی ہے بشرطیکہ عام شرعی اصول و قواعد کا التزام کیا جائے۔ فقہاء نے اس قسم کی سزاؤں کا نام "تعزیر" رکھا ہے۔

سبق(۹)

حدوداوراس کے جرائم

حدود کی تعریف

حدود لغوی اعتبار سے حد کی جمع ہے جس کا مفہوم ہے روکنا، جرائم کی سزاؤں کا نام حدوداس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ عموماً یہ سزائیں مجرم کو دوبارہ وہی جرم کرنے سے روکتی ہیں جس پراسے حد لگائی گئی ہے۔

حدود کے جرائم

کتاب وسنت نے مخصوص جرائم کی سزائیں متعین کی ہیں جنھیں "حدود کے جرائم" کہاجاتاہے، یہ جرائم حسب ذیل ہیں:

(1) زنا،

(2) تہمت،

(3) چوری،

(4) نشہ،

(5) محاربہ،

(6) ارتداد،

(7) بغاوت۔

زنا کے جرم کی سزا:

زنا کے جرم کی سزا غیر شادی شدہ کے لئے کوڑے لگانااور شادی شدہ کے لئے سنگسار کرنا۔ اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے: ﴿ ٱلزَّانِيَةُ وَٱلزَّانِي فَٱجۡلِدُواْ كُلَّ وَٰحِدٖ مِّنۡهُمَا مِاْئَةَ جَلۡدَةٖۖ وَلَا تَأۡخُذۡكُم بِهِمَا رَأۡفَةٞ فِي دِينِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمۡ تُؤۡمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِۖ وَلۡيَشۡهَدۡ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٞ مِّنَ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ ﴾ النور: ۲ [زناکار عورت ومرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ ان پر اللہ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمھیں ہر گز ترس نہ کھانا چاہئے، اگر تمھیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو۔ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی

چاہئے]۔

عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے: اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر مبعوث فرمایا اور آپ پر کتاب نازل کی، اس میں رجم کی آیت بھی نازل ہوئی، ہم نے اسے پڑھا، یاد کیا اور اسے سمجھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے رجم کیا (متفق علیہ) رجم کی منسوخ شدہ آیت یہ ہے: اَلشَّیۡخُ وَالشَّیۡخَۃُ إِذَا زَنَیَا فَارۡجُمُوۡھُمَا اَلۡبَتَّۃَ نَکَالاً مِّنَ اللهِ وَ اللهُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ [(شادی شدہ) مرد اور عورت جب ایک دوسرے سے زنا کریں تو ان دونوں کو قطعی طور پر سنگسار کردو، یہ اللہ کی طرف سے سزا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے]۔

تہمت کے جرم کی سزا:

تہمت کے جرم کی سزا اسی (٨٠) کوڑے ہے۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿ وَٱلَّذِينَ يَرۡمُونَ ٱلۡمُحۡصَنَٰتِ ثُمَّ لَمۡ يَأۡتُواْ بِأَرۡبَعَةِ شُهَدَآءَ فَٱجۡلِدُوهُمۡ ثَمَٰنِينَ جَلۡدَةً وَلَا تَقۡبَلُواْ لَهُمۡ شَهَٰدَةً أَبَدًاۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَٰسِقُونَ ﴾ النور: ٤ [جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کرسکیں تو انھیں اسی کوڑے لگاؤ اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو، یہ فاسق لوگ ہیں]۔

چوری کے جرم کی سزا:

چوری کے جرم کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿ وَٱلسَّارِقُ وَٱلسَّارِقَةُ فَٱقۡطَعُوٓاْ أَيۡدِيَهُمَا جَزَآءَۢ بِمَا كَسَبَا نَكَٰلٗا مِّنَ ٱللَّهِۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٞ ﴾ المائدۃ: ٣٨ [چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دیا کرو۔ یہ بدلہ ہے اس کا جو انھوں نے کیا، عذاب اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالی قوت وحکمت والا ہے]۔

زمین میں فساد پھیلانے کی سزا:

زمین میں فساد پھیلانے کی سزا قتل یا پھانسی یا جلا وطنی یا ایک طرف کا ہاتھ اور دوسرے طرف کا پیر کاٹ دینا۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ إِنَّمَا جَزَٰٓؤُاْ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسۡعَوۡنَ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓاْ أَوۡ يُصَلَّبُوٓاْ أَوۡ تُقَطَّعَ

أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَٰفٍ أَوْ يُنفَوْا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴾ المائدۃ: ۳۳ [جو اللہ تعالی سے اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا انھیں جلاوطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی ان کی دنیوی ذلت اور خواری، اور آخرت میں ان کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے]۔

نشہ کے جرم کی سزا:

نشہ کے جرم کی سزا اسی (۸۰) یا چالیس (۴۰) کوڑے ہے۔ صحیح مسلم میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی، آپ نے اسے کھجور کی دو ٹہنیوں سے تقریباً چالیس کوڑے لگائے، راوی کا قول ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے زمانۂ خلافت میں) ایسا ہی کیا، جب عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو آپ نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: حد کی کم از کم مقدار اسی (۸۰) کوڑے ہے، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کا حکم دے دیا۔

ارتداد کی سزا:

ارتداد کی سزا قتل ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔ (بخاری)

بغاوت کے جرم کی سزا:

بغاوت کے جرم کی سزا قتل ہے۔ بغاوت کا مفہوم یہ ہے کہ مسلمانوں کا کوئی گروہ تاویل کے ساتھ امام برحق کے خلاف اٹھ کھڑا ہو اور اس کے پاس طاقت ہو۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا۟ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنۢ بَغَتْ إِحْدَىٰهُمَا عَلَى ٱلْأُخْرَىٰ فَقَٰتِلُوا۟ ٱلَّتِى تَبْغِى حَتَّىٰ تَفِىٓءَ إِلَىٰٓ أَمْرِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن فَآءَتْ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَهُمَا بِٱلْعَدْلِ وَأَقْسِطُوٓا۟ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴾ الحجرات: ۹ [اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو۔ پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس گروہ سے جو

زیادتی کرتا ہے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے، اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرادو اور عدل کرو، بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے]۔

نبی ﷺ نے فرمایا ہے: میرے بعد فتنے اور اختلافات ہوں گے، جو شخص مسلمانوں کی جماعت میں تفریق کرنا چاہے تو اسے تلوار سے مار دو خواہ وہ کوئی بھی ہو۔(مسلم)

نشاط:

- امن عامہ کی حفاظت اور مصالح عامہ کی تکمیل میں ان سزاؤں کے کیا فائدے ہیں؟ وضاحت کیجئے۔
- حدود کے معاملہ میں سفارش کا شرعی حکم کیا ہے؟
- شریعت کا ایک معروف قاعدہ ہے ((حدود شبہات کی بنا پر ساقط کردیئے جائیں گے))، اس قاعدہ کی وضاحت کیجئے۔

سبق(۱۰)

حجاب

حجاب اس چیز کو کہتے ہیں جو بڑی بوڑھی عورتوں کے سوا دیگر عورتوں کو نامحرم مردوں کی نگاہوں سے چھپائے۔

مسلمان عورتوں کو بہت ساری آیات میں حجاب کا حکم دیا گیا ہے۔

الله عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ الأحزاب: ۵۹ [اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکالیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی، اور الله تعالی بخشنے والا مہربان ہے]۔

نیز ارشاد باری ہے: ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَٰعًا فَسْـَٔلُوهُنَّ مِن وَرَآءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ﴾ الأحزاب: ۵۳ [جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو، تمھارے اور ان کے دلوں کے لئے کامل پاکیزگی یہی ہے]۔

اسلامی شریعت میں جس حجاب کا حکم دیا گیا ہے اس کے تین درجے ہیں ہر ایک پردہ پوشی اور حفاظت میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے، ان کی دلیل کتاب وسنت ہے۔

<u>پہلا درجہ:</u> گھروں میں رہ کر دیواروں اور بند کمروں وغیرہ کے ذریعہ جسموں کا پردہ، اس انداز سے کہ مرد نہ ان کا قد وقامت دیکھ سکے اور نہ ان کی ظاہری و باطنی زیب وزینت دیکھ سکے اور نہ ہی ان کے جسم کا کوئی حصہ، چہرہ یا ہتھیلی یا پورا بدن۔ الله تعالی نے حجاب کے اس درجہ کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَٰعًا فَسْـَٔلُوهُنَّ مِن وَرَآءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ﴾ الأحزاب: ۵۳ [جب تم ان سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو، تمھارے اور ان کے دلوں کے لئے کامل پاکیزگی یہی ہے]۔

نیز ارشاد فرمایا: ﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ ﴾ الأحزاب: ۳۳ [اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو]۔

دوسرا درجہ: گھر سے باپردہ نکلنا۔ اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴾ الأحزاب: ۵۹ [اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکالیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے]۔

تیسرا درجہ: سر سے قدم تک پورا بدن چھپائے ہوئے نکلنا البتہ چہرہ اور ہتھیلیاں کھلی ہوئی ہوں جس وقت فتنہ کا ڈر نہ ہو، ایسا بعض اہل علم کا خیال ہے، جب کہ دیگر اہل علم کی رائے یہ ہے کہ عورت کا چہرہ اور ہتھیلیاں چھپانا واجب ہے تاکہ فتنہ وفساد کے دروازے تک بند رہیں، گویا ان لوگوں کے یہاں شرعی حجاب کے صرف پہلے دو درجے ہی ہیں۔

مسائل برائے غور:

۱) کیا ترک حجاب کے سلسلہ میں بیوی کے لئے شوہر کی اطاعت جائز ہے؟

۲) عورت کے محرم کون کون لوگ ہیں؟

۳) دو شادی شدہ سگے بھائی ایک مکان میں رہتے ہیں، کیا دونوں کی بیویوں کے لئے ایک دوسرے کے سامنے اپنا چہرہ کھولنا جائز ہے؟

سبق(۱۱)

عورتوں کے فتنہ سے آنکھوں کی حفاظت

قصداً کسی اجنبی عورت پر نظر ڈالنا حرام ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴾ النور: ۳۰ [مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں یہی ان کے لئے پاکیزگی ہے، لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالی سب سے خبردار ہے]۔

نبی ﷺ نے فرمایاہے: آنکھ کازنا نظر ڈالناہے۔(بخاری)

اس سے مستثنی وہ مقامات ہیں جہاں شرعی ضرورت ہو مثلاً ڈاکٹر یا پیغام نکاح دینے والے شخص کا دیکھنا۔ایسے ہی عورت پر بھی حرام ہے کہ وہ کسی اجنبی مرد پر شہوت کی نگاہ ڈالے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ ﴾ النور: ۳۱ [مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں]۔

ایسے ہی مرد کا کسی مرد کی شرمگاہ دیکھنا یا عورت کا کسی عورت کی شرمگاہ دیکھنا بھی حرام ہے۔ہر وہ شرمگاہ جسے دیکھنا جائز نہیں اس کا چھونا بھی جائز نہیں خواہ کپڑے وغیرہ کی آڑ سے ہی کیوں نہ ہو۔

بعض لوگوں کی عقلوں کے ساتھ شیطان نے یہ کھیل کیا ہے کہ وہ میگزینوں اور فلموں کی تصویروں کو اس حجت کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ یہ تو تصویریں ہیں حقیقی عورتیں نہیں ہیں، جب کہ اس میں اخلاقی فساد اور شہوت برانگیختہ کرنے کا پہلو پوری طرح واضح ہے۔

مصافحہ کے تعلق سے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی چبھودی جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے حلال نہیں۔(طبرانی) یہ بے شک ہاتھوں کا زنا ہے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے: دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں اور دونوں ہاتھ زنا کرتے ہیں اور دونوں پیر زنا کرتے ہیں اور شرمگاہ زنا کرتی ہے۔(احمد)

سب سے زیادہ پاک دل انسان ﷺ کا فرمان ہے: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔(احمد)

نیز فرمایا: میں عورتوں کے ہاتھ نہیں چھوتا(طبرانی)

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نہیں اللہ کی قسم نہیں، رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا، البتہ آپ ان سے زبانی بیعت لیا کرتے تھے۔(مسلم)

مسئلہ برائے غور:

۱) کیا نزدیک کی رشتہ دار عورتوں سے دستانہ وغیرہ پہن کر مصافحہ کرنا جائز ہے؟

سبق (۱۲)

اکل حرام اور اس کی خطرناکی

حرام کھانا

مسلمان کو اللہ سے ڈرنا چاہئے اور مال کمانے نیز اسے خرچ کرنے سے متعلق اہتمام کرنا چاہئے، صرف مال بڑھانے کی فکر خواہ حرام اور ناجائز طریقے ہی سے کیوں نہ ہو اسے نہیں ہونی چاہئے، مثال کے طور پر چوری سے یا رشوت سے یا غصب سے یا فراڈ سے یا حرام چیز بیچ کر کے یا سودی کاروبار کرکے یا یتیم کا مال کھا کر یا کسی حرام کام مثلاً کہانت یا فحش کاری پر اجرت لے کر یا مسلمانوں کے بیت المال یا ان کی عام ملکیتوں پر زیادتی کرکے۔ پھر اسی مال حرام سے انسان کی خوراک ہو، اس کا لباس ہو، اس کی سواری ہو، اس کی رہائش ہو خواہ تعمیر کرے یا کرایہ پر حاصل کرے، اسی سے اس کا فرنیچر ہو اور اپنے پیٹ میں مال حرام داخل کرے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ہر وہ گوشت جس کی پرورش مال حرام سے ہوئی ہو، جہنم اس کا زیادہ حقدار ہے۔ (طبرانی)

دور حاضر میں حرام کمائی کا ایک بڑا معروف اور عام ذریعہ جوا اور سٹہ ہے، ذیل میں ہم اس سے متعلق اختصار کے ساتھ گفتگو کریں گے۔

جوا، سٹہ

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّمَا ٱلۡخَمۡرُ وَٱلۡمَيۡسِرُ وَٱلۡأَنصَابُ وَٱلۡأَزۡلَٰمُ رِجۡسٞ مِّنۡ عَمَلِ ٱلشَّيۡطَٰنِ فَٱجۡتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ﴾ المائدۃ: ۹۰ [اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں۔ ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم فلاح یاب ہو]۔

جوئے کی سب سے مشہور شکل جسے جاہلیت والے کھیلا کرتے تھے یہ تھی کہ ایک اونٹ میں دس آدمی برابر برابر شریک ہو جاتے تھے پھر تیر نکالا جاتا تھا جو قرعہ اندازی کی ایک شکل تھی، سات لوگ اپنے دستور کے مطابق متعین فرق کے ساتھ حصہ لیا کرتے تھے اور تین کچھ نہ لیتے تھے۔

ہمارے زمانے میں جوئے کی بہت سی شکلیں ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

- ایک وہ جسے "یانصیب" کہا جاتا ہے، اس کی بہت سی صورتیں ہیں، سب سے عام صورت یہ ہے کہ مال کے بدلے نمبر خریدا جائے جس پر قرعہ اندازی ہوگی اور پہلے، دوسرے، تیسرے کو کامیاب مان کر انعام دیا جائے گا، یا اس سے زیادہ بھی انعامات مختلف فرق کے ساتھ ہو سکتے ہیں۔ یہ حرام ہے اگرچہ بزعم خویش اسے رفاہی ہونے کا نام دیا جائے۔
- یا کوئی سامان خریدے جس کے اندر کوئی نامعلوم چیز ہو یا سامان کی خریداری کے وقت کوئی نمبر دیا جائے جن نمبرات کو جمع کر کے انعامات کے مستحقین معلوم کرنے کے لئے قرعہ اندازی کی جائے۔
- زندگی، سواریوں اور سامانوں کے تجارتی بیموں (انشورنس) کے معاملات

آیئے ہم اپنی معلومات کی جانچ کریں

۱۔ نکاح صحیح ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟ بیان کیجئے۔

۲۔ مہر کی مشروعیت میں کیا حکمت ہے؟

۳۔ ولیمۂ نکاح کا کیا حکم ہے؟

۴۔ کیا اسلامی شریعت میں طلاق دینا جائز ہے؟ اور اس میں کیا حکمت ہے؟

۵۔ مشروعیت کے اعتبار سے طلاق کی دو قسمیں کون سی ہیں؟ اور ان سے کیا مراد ہے؟

۶۔ طلاق رجعی کا کیا حکم ہے؟ اور اس کے صحیح ہونے کی کیا شرطیں ہیں؟

۷۔ بینونہ صغریٰ سے کیا مراد ہے؟ اور اس کے کون کون سے حالات ہیں؟

۸۔ بینونہ کبری سے کیا مراد ہے؟اور اس کے کیا کیا حالات ہیں؟

۹۔ عدت سے کیا مراد ہے؟

۱۰۔ جس عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہو اس کی کیا عدت ہے؟

۱۱۔ جس عورت کو شوہر کی جانب سے حقیقی دخول کے بعد طلاق دے دیا گیا ہو اس کی کیا عدت ہے؟

۱۲۔ عقیقہ کسے کہتے ہیں؟ بچہ کی طرف سے کتنا اور بچی کی طرف سے کتنا عقیقہ کیا جانا چاہئے؟

۱۳۔ حدود کے جرائم سے کیا مراد ہے؟اور وہ کیا کیا ہیں؟

۱۴۔ ارتداد کی سزا کیا ہے؟اس کی دلیل ذکر کیجئے۔

۱۵۔ زنا اور تہمت کی سزا کیا ہے؟

۱۶۔ زمین میں فساد پھیلانے کے جرم کی سزا کیا ہے؟

۱۷۔ کیا کسی اجنبی عورت پر نظر ڈالنا اور اس سے مصافحہ کرنا جائز ہے؟ ہر ایک کی دلیل ذکر کیجئے۔

۱۸۔ دورِ حاضر میں جوئے کی پائی جانے والی صورتوں میں سے کوئی دو صورت ذکر کیجئے۔

☆ صحیح عبارت کے سامنے (✓) اور غلط عبارت کے سامنے (✗) کا نشان لگاؤ۔

- ▢ کمانے کے قابل طاقتور شخص کو زکاۃ دینا جائز نہیں۔
- ▢ مسافر اگرچہ دولت مند ہو زکاۃ کا مستحق ہے۔
- ▢ سامانِ تجارت میں زکاۃ فرض نہیں۔
- ▢ جسے اپنی ضرورت کا نصف سے کم میسر ہے وہ فقیر ہے، اور جسے اپنی ضرورت کا نصف یا اس سے زیادہ میسر ہے وہ مسکین ہے۔
- ▢ نقدی نوٹ زکاۃ کے نصاب اور اس کی مقدار کی تعیین میں سونے چاندی کی طرح ہیں۔

☆مناسب جوڑیاں لگائیے۔

(أ)	(ب)
آل محمد ﷺ	زکاۃ واجب ہونے کے لئے شرط ہے
فقراء ومساکین	595 گرام
سونے کا نصاب	85 گرام
چاندی کا نصاب	ان کے لئے زکاۃ حلال نہیں
ایک ہجری سال کا گذرنا	250 گرام
	زکاۃ کے مستحق نہیں ہیں